

وطن



پارلیمنٹ اجلاس شروع

ہونے سے پہلے وزیر دفاع کی سربراہی میں آل پارٹیز میٹنگ منعقد کریں گے

چلہ کلان آخری دنوں میں جلوہ گر

پوری وادی سفید چادر کی لپیٹ میں

میدانی علاقوں کے ساتھ ساتھ بالائی علاقوں میں بھی جم کر تو کھس ہلکی برناری، مسموالت متاثر وادی کا زمینی روضہ منقطع، آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران مزید برناری کا امکان، محکمہ موسمیات



پوری وادی میں شہولات زندگی درہم برہم ہو گئی۔ اسی دوران تازہ برناری کے باعث وادی کا بیرون دنیا سے زنجی و فضائی رابطہ منقطع ہو کر رہ گیا۔

سرگرم 27 جنوری 2026 کو پارلیمنٹ اجلاس شروع ہونے سے پہلے وزیر دفاع کی سربراہی میں آل پارٹیز میٹنگ منعقد کریں گے۔

ادھم پور میں المناک شہد حادثہ

سی آر پی ایف ہلکا کرسمیت چار افراد جاں بحق، متعدد زخمی حادثہ شہر پریکٹس گورنر اور وزیر اعلیٰ کا اظہار رنج دکھ زدہ خاندانوں سے تعزیت

سرگرم 27 جنوری 2026 کو پارلیمنٹ اجلاس شروع ہونے سے پہلے وزیر دفاع کی سربراہی میں آل پارٹیز میٹنگ منعقد کریں گے۔

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں میں شراکت داروں کے ساتھ پری بجٹ مشاورتی میٹنگ کی صدارت کی

کہا، شراکت داروں کے ساتھ بات چیت سے حکومت کی بجٹ 2026 کیلئے ترجیحات مرتب کرنے میں مدد ملے گی



جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں میں شراکت داروں کے ساتھ پری بجٹ مشاورتی میٹنگ کی صدارت کی۔

جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں میں شراکت داروں کے ساتھ پری بجٹ مشاورتی میٹنگ کی صدارت کی۔

جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں میں شراکت داروں کے ساتھ پری بجٹ مشاورتی میٹنگ کی صدارت کی۔

عصری چیٹنجوں سے نشتے کیلئے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات ضروری

آج عالمی نظام میں بڑے ہنگامے ہیں

ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان شراکت داری نظام میں استحکام کو مضبوط کرے گی، وزیر اعظم مودی



جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعظم مودی نے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت پر بات کی۔

جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعظم مودی نے بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت پر بات کی۔

جموں و کشمیر کو یاسٹ کا درجہ بحالی کیا جائے، قیدیوں کو جموں و کشمیر کے جیلوں میں منتقل کیا جائے

جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں و کشمیر کو یاسٹ کا درجہ بحالی کیا جائے، قیدیوں کو جموں و کشمیر کے جیلوں میں منتقل کیا جائے۔

سرگرم گمرسمیت سبھی 10 اضلاع میں کنٹرول روم قائم

سرگرم 27 جنوری 2026 کو گمرسمیت سبھی 10 اضلاع میں کنٹرول روم قائم کیا گیا۔

دیکھی نظام ہندوستان کی آپریشنل تیاری کو مضبوط کر رہے ہیں

دیکھی نظام ہندوستان کی آپریشنل تیاری کو مضبوط کر رہے ہیں۔

اگلے ماہ سے شروع ہوگا جموں و کشمیر اسمبلی کے بجٹ اجلاس

اگلے ماہ سے شروع ہوگا جموں و کشمیر اسمبلی کے بجٹ اجلاس۔

جموں 27 جنوری 2026 کو وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جموں و کشمیر کو یاسٹ کا درجہ بحالی کیا جائے، قیدیوں کو جموں و کشمیر کے جیلوں میں منتقل کیا جائے۔

سرگرم 27 جنوری 2026 کو گمرسمیت سبھی 10 اضلاع میں کنٹرول روم قائم کیا گیا۔

دیکھی نظام ہندوستان کی آپریشنل تیاری کو مضبوط کر رہے ہیں۔

اگلے ماہ سے شروع ہوگا جموں و کشمیر اسمبلی کے بجٹ اجلاس۔

جموں و کشمیر کو یاسٹ کا درجہ بحالی کیا جائے، قیدیوں کو جموں و کشمیر کے جیلوں میں منتقل کیا جائے

سرینگر ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کوئی بھی اڑان نہ بھرسکی

ریل پٹری پر برف جمع ہونے کے باعث ریل سروس میں خلل، مسافر پریشان

سرگرم 27 جنوری 2026 کو سرینگر ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کوئی بھی اڑان نہ بھرسکی۔ ریل پٹری پر برف جمع ہونے کے باعث ریل سروس میں خلل، مسافر پریشان۔

سرگرم 27 جنوری 2026 کو سرینگر ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کوئی بھی اڑان نہ بھرسکی۔

سرگرم 27 جنوری 2026 کو سرینگر ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کوئی بھی اڑان نہ بھرسکی۔

سرگرم 27 جنوری 2026 کو سرینگر ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کوئی بھی اڑان نہ بھرسکی۔

سرگرم 27 جنوری 2026 کو سرینگر ہوائی اڈے سے تمام پروازیں منسوخ کوئی بھی اڑان نہ بھرسکی۔

# اپنے بچوں کو مٹی اور کچھڑ میں کھیلنے سے نہ روکیں

صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔  
ڈاکٹر رضا الرضن کا اس ضمن میں کہنا تھا کہ کچھڑ میں کھیلنا بچے میں تخلیقی صلاحیتوں اور قوت تخیل کو بڑھاتا ہے کیونکہ ان کے ذہن میں مزید وسیع تصوراتی کھیل کی ایکٹیوٹیٹیاں بنتی ہیں۔

کچھڑ میں کھیلنے سے بچوں کی ذہنی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا ہے  
مٹی اسکرین سے دور جسمانی سرگرمی میں اضافہ کرتی ہے

آج والدین کی پریشانی کی اہم وجوہات موبائل اور ٹی وی اسکرین ہیں جس کی بڑی ذمہ داری ان پر ہی عائد ہوتی ہے۔ بچے تو معصوم ہوتے ہیں، آپ جیسا کریں گے وہ دہرا لیں گے۔ مٹی کے کھیل اور دیگر بیرونی سرگرمیاں انہیں نہ صرف اسکرین سے دور کرتی ہیں بلکہ بچوں کو تازہ ہوا، ورزش اور سورج کی روشنی فراہم کرتی ہیں۔ جب بچے باہر کھیلتے ہیں اور کچھڑ میں کھیل کود کرتے ہیں تو ان کی جسمانی سرگرمی میں اضافہ ہوتا ہے جس سے بچوں کو صحت مند طرز زندگی برقرار رکھنے اور ان کی جسمانی خواندگی کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔

بیرونی سرگرمیاں بچوں کو موبائل اسکرین سے دور کرتی ہیں

ڈاکٹر رضا الرضن بھی اس ضمن کہتے ہیں کہ گندگی یعنی مٹی کے ساتھ کھیلنے سے بچوں کو ان کے قدرتی ماحول کی عادت ڈالنے اور باہر (اور اسکرین سے دور) کھیلنے میں بھی مدد ملتی ہے۔  
گندے کی صلاحیت بہتر ہوتی ہے  
ڈاکٹر رضا الرضن کہتے ہیں کہ اسے کھلونوں کو بنانے، گھمانے یا بھرنے اور مٹی کو صاف کرنے کے ذریعے، بچے اپنی گرفت اور ہاتھ کی مشغولی پر کام کر رہے ہوتے ہیں، جو ضروری مہارتوں مثلاً تحریر جیسی صلاحیتوں کو ابھارنے کا باعث بنتی ہے۔

مٹی سے کھیلنے سے بچوں میں تحریر کی صلاحیتیں ابھرتی ہیں

والدین کے لیے تجاویز  
مٹی سے کھیلنا بچوں کی صحت اور شوقنا کے لیے بہت سے فوائد فراہم کر سکتا ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ والدین اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کا بچہ مٹی کے کھیل کے دوران زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ اس ضمن میں والدین کے لیے کچھ ضروری باتیں یقیناً ان کے بچوں کے لیے مفید ہوں گی۔  
والدین اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کا بچہ محفوظ اور صاف ماحول میں کھیل رہا ہے۔ اس کے لیے ایسے میدان کا انتخاب کرنا ضروری ہے جو تیز دھار اشیاء، پتھر، شیشوں، کیڑے مار ادویات اور دیگر خطرناک مواد سے پاک ہو۔

آخر میں بس یہی کہنا ہے کہ بچوں کے تھوڑا سا گندا ہونے سے گھبراہٹ نہیں، انہیں باہر کی سرگرمیوں اور کچھڑ میں کچھڑ سے کچھڑ مزہ کرنے دیں اور جب تک وہ بہت زیادہ کچھڑ کھینچ لیا ہے اور اسے اپنی آنکھوں، ناک یا کانوں میں ڈالنے سے گریز کرتے ہیں تب تک ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

بچوں کا مٹی میں کھیلنا صحت کے لیے مفید ہے  
ڈاکٹر رضا الرضن کا بھی یہی کہنا تھا کہ کچھڑ میں کھیلنے سے سامنے آنے والی تمام اچھی چیزیں بتاتی ہیں کہ بچے قدرتی طور پر اس کی طرف کیوں کھینچے چلے جاتے ہیں کیونکہ ان کی شوقنا اور صحت کی طرف حیاتیاتی خواہش ہوتی ہے۔

تو اب جب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہارٹ کے دن اپنے بچوں کے ساتھ کیا کریں، تو یوں نہ نہیں باہر لے کر نکلیں اور مٹی کے کھیل کے فوائد حاصل کریں؟ کیونکہ فائدہ فاضلی نے کہا تھا کہ:

وقت کے ساتھ بچے مٹی کا سفر صاف کر کے کس کو معلوم کہاں کے ہیں کدھر کے ہم ہیں



مٹی اور پودوں کے ساتھ مٹی میں کھیلنے سے ان میں بیٹ کے بیکٹیریا کی قسمیں ان بچوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہیں جن کے مٹی میں جی زمین کم ہوتی ہے۔

جلد کے لیے بہترین غذائی اجزاء  
اسی طرح ہمیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کچھڑ میں معدنیات اور دیگر غذائی اجزاء ہوتے ہیں جو جلد کے لیے بہترین ثابت ہوتے ہیں۔ درحقیقت بہت سے لوگ اپنی جلد کی صحت کو بہتر بنانے کے لیے مٹی کے ماسک اور دیگر علاج استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے گھر اور داہی، نانی اور پردادی کے زمانے سے ملاتی مٹی کا استعمال جلد کو نکھارنے، چمک دار بنانے اور اپنے آپ کو خوبصورت بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جلد کو نکھارنے کے لیے جانا جاتا ہے کیونکہ اس میں نیچیم، کیلسیئم، میگنیشیم، کاربن، سیلیکا، آئرن وغیرہ پائے جاتے ہیں اس لیے یہ سورج سے متاثر یا کالی پڑ جانے والی جلد، داغ، مہاسوں کو ختم کرنے میں مدد کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ خواتین اسے بالوں کے لیے بھی استعمال کرتی ہیں۔

مٹی کے ماسک کا خواتین جلد کے نکھارنے کے لیے استعمال کرتی ہیں  
توا اور اضطراب میں بھی  
سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ کچھڑ سے تعلق بچے میں ڈپریشن کے خطرے کو کم کر سکتا ہے کیونکہ ایک دوستانہ بیکٹیریا بچوں میں خوش ہونے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔ اسی طرح مٹی داغ کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے۔

جب بچے مٹی سے کھیلتے ہیں تو وہ اپنے تمام حواس استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجے میں مٹی داغ انتہائی متحرک اور فعال ہوتا ہے۔ اس طرح مٹی کا کھیل تھکاؤ اور اضطراب کو کم کر سکتا ہے۔ مٹی مدد دہنی ہے۔ کا ذہن پریشانی سے بہت جاتا ہے اور آرام کا احساس دلانے میں بھی عمل اس کی مدد کر سکتا ہے۔

ایک تحقیق میں توجہ کی کمی کا شکار بچوں کا جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ اس بنیادی میں جتنا بچے صاف ستھری شہری مڑوں کے مقابلے میں پارک میں 20 منٹ کی چہل قدمی کے بعد اپنے کام پر بہتر انداز میں توجہ دے سکتے تھے اسی طرح توجہ کی کمی کا شکار بچے پارک میں چہل قدمی کے بعد بہتر محسوس کرتے ہیں۔

تخلیقی صلاحیتوں اور قوت تخیل میں اضافہ  
مٹی اور کچھڑ کا کھیل عملی صلاحیت کو بڑھاتا ہے، جب بچے کچھڑ کے کھیل میں مشغول ہوتے ہیں تو انہیں فطری طور پر چیزیں دریافت کرنے، تجربے کرنے اور مسائل حل کرنے کا موقع ملتا ہے جس سے ان کی ذہنی

موسم میں میڈیکل بچانے دیں، کچھ کپڑوں کو گندا ہونے دیں، آپ یقین کریں یا نہ کریں کچھڑ میں کھیلنا دراصل جسمانی اور ذہنی صحت دونوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ ہے لیکن بدقسمتی سے ہم نے آج کے بچوں سے مٹی کا کھیل بچھین لیا ہے۔

بارش اور کچھڑ چل جانے تو والدین بچوں کو مزہ کرنے کا موقع دیں  
ڈاکٹر رابرٹ ڈیلو تھیلڈ نے اپنی کتاب 'بچوں کی نگہداشت میں نکھارے' کا اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ اس کی صفائی کا خیال رکھا جائے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ بچے کو ہر قدم پر جراثیم سے ڈرایا اور دھوا دھوا کیا جائے ہر وقت اس کو ان جراثیم کا احساس دلا نا کہ اس کو ان جراثیم سے گھر میں اور باہر بھی خطرہ ہے، اس سے کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن اس سے یہ نقصان ضرور ہوتا ہے کہ بچہ وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے اور وہ بے دھڑک ہر طرف چلنے سے رک جاتا ہے، وہ بے چینی اور خوف محسوس کرنے لگتا ہے۔

ڈاکٹر رابرٹ کہتے ہیں کہ ہر شخص جانتا ہے کہ انسان کے اندر مٹی لگتی ہوتی ہے جو جراثیم کا خاتمہ کرتی رہتی ہے۔ ہر بچے میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ اگر وہ صحت مند ہے تو اس کے جراثیم خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ چھوٹے بچے کا طومار پر صفائی کو پسند نہیں کرتے ہیں لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ خود بخود چیزوں کو دیکھنے اور اپنے والدین کے بنائے ہوئے اصولوں پر چلنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ماں اکثر ان کو اپنی فکرو تردد سے انہیں میں ڈال دیتی ہے۔ وہ ان کی اس حوالے سے بڑی گھبراہٹ کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جس چیز سے بچنے کو پہنچاتی ہے وہ اسی کا شکار ہو جاتا ہے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ بچہ ہمیشہ اپنی ماں کی محبت کی وجہ سے خراب ہوتا ہے۔

اس لیے میں کہتی ہوں کہ ہمارے بچوں کو اپنے ہاتھ مٹی سے گندے کرنے کی ضرورت ہے لیکن جب میں یہ کہتی ہوں تو بہت سے لوگ مجھے حیرت سے دیکھتے ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی یہی سوچ رہے ہوں گے لیکن میں آپ کو بتاتی ہوں کہ مٹی سے بچوں کا کھیلنا اپنے آپ کو مٹی میں چھپا لینا ان کے لیے کیوں بہت زیادہ ضروری ہے؟

آخر میں یہ کہیں کیا ہے؟  
مٹی کا کھیل بالکل وہی ہے جیسا کہ لگتا ہے۔ کچھڑ میں کھیلنا بچوں کا ایک دوسرے پر مٹی پھینکانا، اسی طرح کچھڑ میں مختلف قسم کی سرگرمیوں میں مشغول کر سکتے ہیں، جس میں ادھر ادھر جھانکنا اور کچھڑ سے مٹی کو کھڑے یا

موسم میں میڈیکل بچانے دیں، کچھ کپڑوں کو گندا ہونے دیں، آپ یقین کریں یا نہ کریں کچھڑ میں کھیلنا دراصل جسمانی اور ذہنی صحت دونوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ ہے لیکن بدقسمتی سے ہم نے آج کے بچوں سے مٹی کا کھیل بچھین لیا ہے۔

بارش اور کچھڑ چل جانے تو والدین بچوں کو مزہ کرنے کا موقع دیں  
ڈاکٹر رابرٹ ڈیلو تھیلڈ نے اپنی کتاب 'بچوں کی نگہداشت میں نکھارے' کا اس میں کوئی شک نہیں کہ بچے کی صحت کے لیے ضروری ہے کہ اس کی صفائی کا خیال رکھا جائے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ بچے کو ہر قدم پر جراثیم سے ڈرایا اور دھوا دھوا کیا جائے ہر وقت اس کو ان جراثیم کا احساس دلا نا کہ اس کو ان جراثیم سے گھر میں اور باہر بھی خطرہ ہے، اس سے کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن اس سے یہ نقصان ضرور ہوتا ہے کہ بچہ وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے اور وہ بے دھڑک ہر طرف چلنے سے رک جاتا ہے، وہ بے چینی اور خوف محسوس کرنے لگتا ہے۔

ڈاکٹر رابرٹ کہتے ہیں کہ ہر شخص جانتا ہے کہ انسان کے اندر مٹی لگتی ہوتی ہے جو جراثیم کا خاتمہ کرتی رہتی ہے۔ ہر بچے میں بھی یہ مادہ موجود ہے۔ اگر وہ صحت مند ہے تو اس کے جراثیم خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ چھوٹے بچے کا طومار پر صفائی کو پسند نہیں کرتے ہیں لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ خود بخود چیزوں کو دیکھنے اور اپنے والدین کے بنائے ہوئے اصولوں پر چلنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ لیکن ماں اکثر ان کو اپنی فکرو تردد سے انہیں میں ڈال دیتی ہے۔ وہ ان کی اس حوالے سے بڑی گھبراہٹ کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جس چیز سے بچنے کو پہنچاتی ہے وہ اسی کا شکار ہو جاتا ہے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ بچہ ہمیشہ اپنی ماں کی محبت کی وجہ سے خراب ہوتا ہے۔

اس لیے میں کہتی ہوں کہ ہمارے بچوں کو اپنے ہاتھ مٹی سے گندے کرنے کی ضرورت ہے لیکن جب میں یہ کہتی ہوں تو بہت سے لوگ مجھے حیرت سے دیکھتے ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی یہی سوچ رہے ہوں گے لیکن میں آپ کو بتاتی ہوں کہ مٹی سے بچوں کا کھیلنا اپنے آپ کو مٹی میں چھپا لینا ان کے لیے کیوں بہت زیادہ ضروری ہے؟

آخر میں یہ کہیں کیا ہے؟  
مٹی کا کھیل بالکل وہی ہے جیسا کہ لگتا ہے۔ کچھڑ میں کھیلنا بچوں کا ایک دوسرے پر مٹی پھینکانا، اسی طرح کچھڑ میں مختلف قسم کی سرگرمیوں میں مشغول کر سکتے ہیں، جس میں ادھر ادھر جھانکنا اور کچھڑ سے مٹی کو کھڑے یا



تحریر۔۔ ڈاکٹر فرید عامر

یہ ایک پارک کا منظر ہے جہاں 5 افراد پر مشتمل ایک خاندان، ایک باپ، ایک ماں اور 3 چھوٹے بچے موجود ہیں۔ بچے بڑے جوش اور خوشی سے بھرے، مسلسل ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور اپنے اردگرد کی دنیا کو تلاش کرنے کے لیے بے چین تھے۔ ایک نے جلدی ایک بڑے مٹی کے ٹیلے سے ٹھوکھا مٹی دوسرے نے کچھڑ سے بھرے چھوٹے سے گڑھے میں چھلکانا لگائی۔

بچے اپنے جوش و خروش پر قابو نہیں رکھ پارہتے۔ وہ کچھڑ میں ادھر ادھر لڑکتے رہے۔ وہ ہنس رہے تھے اور گفتگو لگا رہے تھے، ان کے کپڑوں، چہروں اور بالوں پر بھی مٹی لگی ہوئی تھی۔ ابا اور اماں اپنے بچوں کو اتنا مزہ کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش تھے اور حیران کن طور پر وہ ڈانٹ ڈپٹ نہیں کر رہے تھے۔ شاید یہ مٹی کی اہمیت کو جاننے والے سمجھ دار والدین تھے۔

لیکن یہ سمجھ داری ہمارے یہاں ڈھونڈنے سے کم ہی ملتی ہے۔ ہمارے یہاں عمومی طور پر گھروں سے اکثر خواتین کی اس طرح کی 2 ڈانٹ ڈپٹ ہوتی ہے کہ انسان 'اے پنا مٹی میں کیوں بیٹھے ہو؟' 'کپڑے خراب کر لیے، ذرا ماب کو پکڑو وہ مٹی کھا رہی ہے' اور پھر 'dirty gett Don' تو کہنا تو بالکل ہی عام سا جملہ ہے۔

بچپن میں مٹی سے کھیلنے میں الگ ہی خوشی ملتی تھی کہانی کچھ یوں ہے کہ گزشتہ عرصے میں وقت کے ساتھ ساتھ کھیلنا لوہی نے ہمارے یہاں نفاست پسند، صفائی ستھرائی کے فوہیا کی شکار ماں کو بھی اضافہ کر دیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بچوں کی زندگی کے خوبصورت ترین دن ہیں، یہی وہ دلچسپ ترین دن ہیں جو ان کی یادوں کا خوبصورت احساس بن جاتے ہیں۔ ذرا آپ یاد کریں اور محسوس کریں کہ بچپن میں اگلیوں سے کچھڑ میں کھیلنا کیسا محسوس ہوتا تھا؟

اصل بات یہ ہے کہ اب کھیلنا لوہی نے ہمارے احساسات اور ضرورتوں کو بیکس بدل کر رکھ دیا ہے۔ ہمیں صفائی ستھرائی سے انکا نہیں لیکن اس کے جنون میں ہم مٹی کی خوشبو اور ہمارے ذہن و روح کے لیے مٹی چھونے کی جوس ہمیشہ سے فائدہ مند رہی ہے، اُس سے دور ہو گئے ہیں۔ یہ مٹی، پانی، درخت تمام اپنے اثرات چھوڑتے ہیں۔

اب موسم گرم مارشور ہو چکا ہے اور گرمی کو ٹھکنا دینے کا اس سے بہتر اور کیا طریقہ ہے کہ اپنے بچوں کو باہر کی سرگرمیوں اور مٹی اور بارش میں کچھڑ چھانے تو اس میں کچھ مزہ کرنے کا موقع دیں۔ انہیں بارش کے

کس کو معلوم کہاں کے ہیں کدھر کے ہم ہیں



# اساتذہ! مقام اور ذمے داریاں

حد خیال رکھا بلکہ پھر پور تعاون کیا۔ معمولی اور بوسیدہ کپڑا پہن کر آئے تھے ان کو کچھتی جوڑے دے اور جب وہ استفادہ کر کے جانے لگے تو ایک ہزار درہم بدیہ دیا۔ ہمارے اسلاف طلبہ کا کس قدر خیال رکھتے تھے اور ان سے کس قدر محبت کرتے تھے اس کا اندازہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس جملہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ وہ اپنے شاگردوں کی نسبت فرمایا کرتے تھے کہ اگر ان پر ایک کھی بھی پڑتی جاتی ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ (مستفاد از دینی و عصری تعلیم مسائل اور صل مولفہ مولانا خالد سیف اللہ رضانی ۲۵۲-۲۵۳) لیکن انہوں نے یہ روایات ماضی کی یہ تاریخ اور نقوش سب مٹتے جا رہے ہیں اساتذہ اور طلباء کے درمیان محبت و شفقت اور احترام و عقیدت کا جذبہ مفقود ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے علم کی روح ختم ہوتی جا رہی ہے اس کی برکت مٹی جا رہی اور بے احترامی اور بے ادبی کی وجہ سے اساتذہ سے جو فیض حاصل ہونا چاہیے وہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ آج تدریس عبادت نہیں بلکہ ایک پیشہ اور تجارت اور ملازمت بن گئی ہے۔ تعلیم کو اساتذہ صرف ذریعہ معاش خیال کرنے لگے ہیں۔ ان کی ہوس اور بچی تنخواہ یا کرمی پوری نہیں ہوتی وہ اپنے طلبہ کو گھریلا کر مینجمنٹ ٹیوشن پڑھاتے ہیں اور یہاں اپنی صلاحیتوں کو مظاہرہ کرتے ہیں۔



محمد قمر الزماں ندوی مدرسہ نور الاسلام، کٹھہ، پرتاپ گڑھ  
ستمبر کی پانچ تاریخ کو ہندوستان میں یوم اساتذہ (Day Teachers) کے طور پر منایا جاتا ہے۔ پوری دنیا میں خاص ہے اور دن منانا اب ایک رسم اور فیشن سا ہو گیا ہے، ہر

**بہت سے بھرتی کے اساتذہ ہوتے ہیں جو رشوت اور تعلق سے اس عہدے تک پہنچ جاتے ہیں علمی لیاقت نہیں ہوتی ہے اس لئے طلبہ کی زندگی برباد کرتے ہیں۔ یوم اساتذہ (جو دن کے صرف ایک رسم علامت اور ایک شناخت کے طور پر منایا جاتا ہے جس کی کوہ شرعی اور دینی حیثیت نہیں ہے) یہ دن اور ڈے ہمیں یہ پیغام دے رہا کہ طلبہ اپنے اساتذہ کا مقام اور مرتبہ سمجھیں اور انکا احترام اور انکی عزت کریں تو دوسری طرف اساتذہ کو بھی آج کا یہ دن اور آج کی تاریخ مہمیز لگا رہی کہ وہ اپنے منصب اور مقام کو کما حقہ سمجھیں اور اس منصب اور مقام کے گریہ معیار اور کوانٹٹی میں کوہ کمی نہ آنے دیں۔ خدا کرے طلبہ اور حضرات اساتذہ کو بھی یہ باتیں سمجھ میں آجائے۔ آمین**

دیکھا جاتا ہے اساتذہ کی بغیر کسی فرق ذات و مذہب لوگ عزت کرتے ہیں کیوں کہ سماج و معاشرہ میں جو کچھ بھلائیوں اور نیکیوں پائی جاتی ہیں اور خوش درک اور انسانی و سماجی خدمت کا جو سرو سامان اور بنیاد ہے وہ سب دراصل تعلیم و تربیت ہی کا کرشمہ ہے اور ملی مراکز اور درگا ہیں ان کا اصل سرچشمہ ہے۔ دنیا میں سب سے بلند رتبہ اور مقام رسولوں اور پیغمبروں کو حاصل ہے۔ سارے رسول اور پیغمبر اپنی امت کے لئے رسول کی حیثیت کے ساتھ ساتھ معلم کی حیثیت بھی رکھتے تھے۔ وہ انسانیت کے لئے معلم و مرہن بھی تھے۔ قرآن مجید نے ان کی اس حیثیت کو بیان کیا ہے۔ **یتلو الیہم آیات ویرحمہم ویرحمہم الکتاب و انجیلہ (ال عمران ۳۶۱)** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سلسلہ میں منصب رسالت و نبوت کے ساتھ جس حیثیت کو بہت زیادہ نمایاں فرمایا وہ یہ کہ آپ امت کے لئے معلم اور اساتذہ کی حیثیت سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **انما بعثت معلما میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ معلم و مدرس کی حیثیت باپ سے بھی بڑھ کر ہے باپ اور اولاد کے لئے کو دنیا میں آنے کا ذریعہ اور واسطہ ہے جبکہ استاد سچے کو دنیا برتنے اچھا انسان اور شہری بننے اور رب کی معرفت جاننے اور خدا کو راضی کرنے کا ذریعہ اور واسطہ بنتے ہیں۔ اسی لئے اساتذہ کا احترام اور عزت اسی قدر ضروری ہے جتنا اپنے والدین کا۔ روایت میں آتا ہے کہ مشہور صحابی علم تقیہ و حدیث کے سمندر اور حدیث کی نقل و روایت اور فہم و درایت میں اعلیٰ مقام رکھنے والے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس قدر بلند و بالا مقام رکھنے کے باوجود حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کی سواری کی رکاب قائم لینے اور کہتے کہ ہمیں اہل علم کے ساتھ اسی طرح سلوک اور برتاؤ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (مستدرک حاکم ۳۲۲/۳۰) ہمارے بہت سے اساتذہ اور کاتب کے بارے میں ان کی سیرت و سوانح لکھنے والوں نے لکھا ہے کہ وہ اپنے اساتذہ**

کا احترام اس قدر کرتے کہ ان کے گھر کی طرف پیر کر کے سوتے نہیں تھے کہ نہیں بے ادبی نہ ہوجائے اور جب سفر سے واپس ہوتے تھے والدین سے پہلے اساتذہ سے ملنے ان کے گھر پہنچنے دعائیں لینے اور اگر حیثیت اور گنجائش ہوتی تو ضرور ان کو بدیہ و تحفہ اور اکرامیہ سے نوازتے۔ خلف احمد لغت و زبان کے مشہور عالم گزرے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے شاگردوں میں سے تھے لیکن امام احمد بن حنبل علوم اسلامی میں مہارت و فنون میں شہرت اور بدو تقویٰ میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں اساتذہ سے بازی لے گئے لیکن اس کے باوجود امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ان کے برابر بیٹھے کو تیار نہیں ہوتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں کہتے ہیں کہ جب میں امام مالک کی مجلس کے سامنے ورق پلٹتا تو بہت نرمی سے کہتے کہ آپ کو تکلیف اور بار خاطر نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام منصب نبوت اور مقام رسالت پر فائز تھے اس کے باوجود جب حضرت خضر سے استفادہ کے لئے گئے تو بہت ہی صبر و تحمل کے ساتھ ان کی باتوں کو برداشت کیا اور بار بار حضرت خضر فرمائی۔ امام ابوحنیفہ نے اپنے صاحبزادے کا نام اپنے استاد کے نام پر دیا رکھا۔ امام صاحب کے ادب کا یہ حال تھا کہ اپنے استاد امام حماد کے مکان کی طرف پاؤں رکھنے میں بھی لحاظ ہوتا تھا۔ **عاشی ابو یوسف رحمہ اللہ اپنے استاد امام ابوحنیفہ سے ایسا تعلق تھا کہ جس روز بیٹے کا انتقال ہوا اس روز بھی اپنے استاد کی مجلس درس سے غیر حاضری کو گوارا نہیں کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی نگاہ میں اساتذہ معلم اور تابعین کا نکتہ مقام و مرتبہ تھا کہ اپنے بیٹے حماد کی جس دن رسم باہم اللہ ذکر آتا اس کو گوارا نہیں ہزار ہا بار درود سے نواز اور یہ کہا کہ اسی اگلی اتنا ہی ہے اگر اور ہوتا تو وہ سب بھی نذر اور بدیہ کر دیتا۔ ماضی قریب میں مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی رحمہ اللہ نے بہت سے طلبہ کی کفالت کی اپنے خراج سے ان کو اعلیٰ تعلیم دلائی پھر وہ اعلیٰ**

ان موضوعات پر گفتگو اور تبادلہ خیال کیا جائے اور ان کی روشنی میں انقلابی تبدیلیوں کی کوششوں کو محرک بنایا جائے۔ البتہ ۵/۵ ستمبر کو یوم اساتذہ قدر اہتمام سے ملک میں منایا جاتا ہے اسکولس، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تقریبات ہوتی ہیں اور اساتذہ کے مقام اور مرتبہ اور ان کی ذمہ داریوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے اور طلبہ کو اساتذہ کے مقام و رتبہ کا احساس دلایا جاتا ہے۔ اس بات کو سب تسلیم کرتے ہیں کہ تعلیم و تدریس سب مہتمم باشندان اور نہایت ہی مقدس اور محترم پیشہ ہے ہر مذہب اور سماج و معاشرہ میں اساتذہ کو قدر کی نگاہ سے







